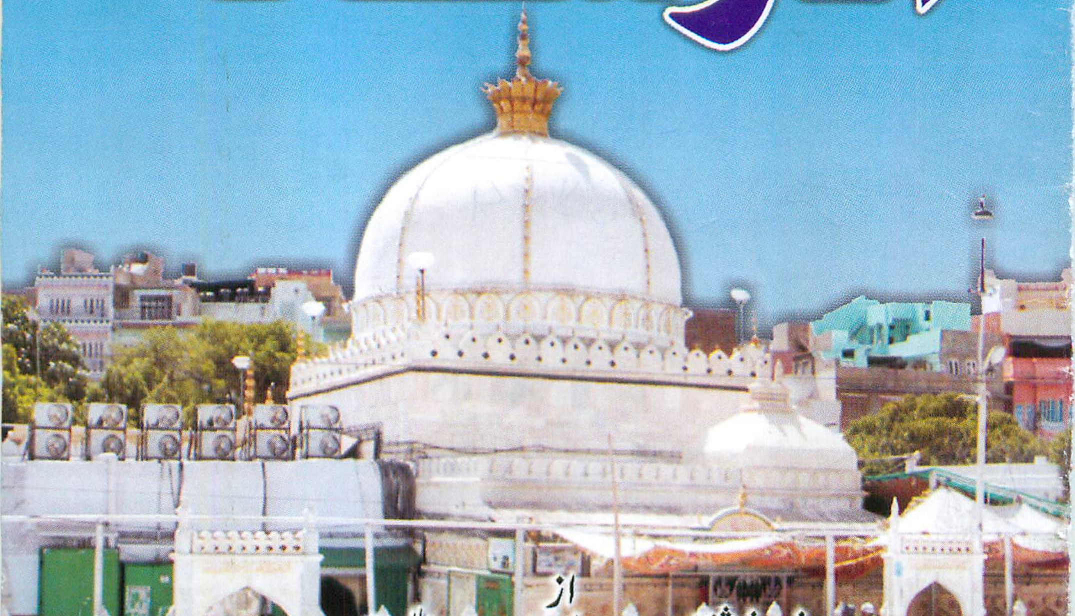
دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
پھیر دیجئے پنجۂ دیو لعیں
مصطفیٰ کے بل پہ طاقت کیجئے

ارشادِ مذہب و مسلک

الارشاد



از

بانی مبانی، شیخ الحدیث، صدر المدرسین، سربراہ اعلیٰ، تاحین حیات
استاذ العلماء جلالۃ العلم حضور حافظ ملت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت
علامہ الشاہ مفتی **عبدالعزیز قدس سرہٗ العزیز** محدث مبارکپوری
دار العلوم اہلسنت مصباح العلوم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ

ناشر
رضائے خواجہ پبلکیشن، مسجد بڑی ہتائی، امام باڑہ روڈ
سرکار اعظم اجمیر شریف Mobile 09414355399

باسمہ تعالیٰ

هو القادالمعين حامداً مصليا

احقاق حق وابطال باطل پر

مژدۂ نجات

وھابی، رافضی (شیعہ) خارجی، قادیانی، غیر مقلد، نیچری، بابی، بہائی، ندوی، صلحکلی، لیگی، دعوتی، منہاجی، مودودی، الغرض ہر بدمذہب مبتدع، کفار، مرتدین کا ردّ بلیغ علیٰ قدرِ قدرت تاحین حیات بتوفیق اللہ تعالیٰ کرتا رہے کہ یہ فرض اعظم ہے۔

مؤلف: مولوی عبدالکریم صاحب رضوی چتوڑی نے عزلت نشینی کے متعلق کچھ عرض کیا اس پر ارشاد فرمایا آدمی تین قسم کے ہیں مفید، مستفید، منفرد، مفیدؔ وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے مستفیدؔ وہ کہ خود دوسرے سے فائدہ حاصل کرے منفردؔ وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔ مفید اور مستفید کو عزلت گزینی حرام ہے اور منفرد کو جائز بلکہ واجب امام ابن سیرین کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا وہ لوگ جو پہاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کیے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ان میں قابلیت نہ تھی ان کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام ابن

سیرین پر عزلت حرام تھی (پھر فرمایا) امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اسقدر نسبت کافی ہے۔ لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے کسی ریاضت کی ضرورت نہیں (پھر فرمایا) اور اسی میں ریاضت کیا تھوڑی ہے جو شخص عزلت نشین ہو گیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اس کی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو۔ اس سے کہیے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر پہلے مجھے کوستے ہوں گے پھر اور کام کرتے ہوں گے اور بحمد اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی نکلیں گے جنہوں نے نہ مجھ کو دیکھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز کے بعد میرے لیے دعا کرتے ہوں گے (پھر فرمایا) گالیاں جو چھاپتے ہیں اخباروں میں اور اشتہاروں میں وہ اخبار و اشتہار تو ردی میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں لیکن وہ چنکیاں جو ان کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ حشر میں رسوا کریں گی صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اس وقت تک تبرے سے انہیں نجات نہیں یہ کیوں۔ اس لیے کہ غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا رحم الله عمر ترکه الحق ماله من صديق اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

(الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۲۸۰ مطبوعہ رضوی کتاب گھر)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے وہ چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

الارشاد

از

عمدۃ المتکلمین فخر العلماء الراسخین زلالۃ الاولین حجۃ الموحدین استاذ العلماء

حضرت مولینا مولوی حافظ قاری عبد العزیز صاحب قبلہ مرادآبادی تاجدار مسند

تدریس دار العلوم اہل سنت اشرفیہ مصباح العلوم

مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

زیر اشاعت

شعبہ تصنیف آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار۔

شہر گیا۔ (بہار)

مطبوعہ شمسی پریس محلہ گھسیار ٹولہ گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خیر مقدم

مصائب میں مبتلا ہونیکے بعد ان سے نجات حاصل کرنیکی جد و جہد اور ایسے انسان کی تلاش جو اسے نجات دلائے۔ انسان کی فطرت ہے ایسے وقت ہوشیار انسان کا فرض یہ ہونا چاہئے کہ اپنے حواس کو مختل ہونے سے بچائے اور اپنی قوت ممیزہ سے کام لیکر دوست و دشمن میں تمیز کرے ورنہ خطرہ ہے کہ غلط راہ روی مصائب سے نجات دلانیکے بجائے ابدی ہلاکت کا سبب نہ ہو جائے سہ ای بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست۔

مسلمانان اہلسنت پر اس وقت کس قدر مصائب و آلام کا محاصرہ ہے اور پرستاران ملت کس پریشان کن ماحول میں گھرے ہوئے ہیں ظاہر ہے۔

ایسے وقت انکے سامنے چند راستے ظاہر کئے گئے اور اس شان سے کہ ہر ایک راہ کا قائد تلبیس و تمویہ کے ملمع سے اپنی راہ کی کجی چھپانے بلکہ کجی کو استواری دکھانے کی کوشش میں پوری طرح منہمک ہے۔ خطرۂ عظیم تھا کہ کمزور بصیرت والے انسان حق کو کج اور راست میں تمیز کا شعور کم ہو۔ ادھر ادھر بھٹک کر بجائے نجات حاصل کرنیکے ہلاک نہ ہو جائیں۔

زاد اللہ الاولین عمدۃ العلماء الراسخین حجۃ الموحدین فخر المتکلمین حضرت مولینا مولوی حافظ قاری عبد العزیز صاحب قبلہ مراد آبادی مازال تفیض علینا برکاتہم العامۃ و التامۃ نے اپنی خداداد حذاقت سے پرستاران ملت کے مرض کو تشخیص فرما کر ان کے سامنے صحیح علاج پیش فرمایا۔ لیگ و کانگریس اور ان کی حامی دوسری جماعتیں جو شہد مسلمانوں کو چٹا رہی تھیں اس میں چھپے ہوئے زہر کو اسطرح ظاہر فرمایا جیسے دوپہر کو آفتاب اور ان لوگوں کے سامنے جو ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ہلاکت کیطرف بڑھے جا رہے تھے صراط مستقیم کی جانب ارشاد فرمائی

ان ایمانی جواہر ریزوں کے مطالعہ کے بعد بھی اگر کوئی کلوخ و مدر کو لعل شب تاب سمجھتا ہے تو پھر اسکی آنکھ کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں۔

شعبہ تصنیف اپنے سرپرست کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طالبان رشد و ہدایت کے سامنے الارشاد کو پیش کرتے ہوئے مسرت محسوس کر رہا ہے۔

اے کاش لوگ اسے ایمانی آنکھوں سے دیکھتے اور بصیرت والے قلوب سے سمجھنے کی کوشش کرتے تو ان کی ہدایت یابی پر ہمیں دائمی مسرت حاصل ہوتی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز وھو علیٰ ما یشاء قدیر۔

اراکین شعبہ تصنیف آستانہ عالیہ قادریہ بریلی الانوار شہر گیا۔

بتاریخ ۸ ذی الحجہ یوم چہارشنبہ ۱۳۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مسلمانوں کی صحیح رہنمائی

مسلمانوں کی دینی و دنیوی صلاح و فلاح اللہ عزوجل اور اس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں منحصر ہے۔ قرآنی تعلیم دین و دنیا دونوں کے لئے کافی و وافی ہے جس حکم قرآنی کی خلاف ورزی میں دونوں جہان کا نقصان ہے۔ اس راہ میں نہ کسی تجربہ کی حاجت نہ آزمائش کی ضرورت، دنیا جانتی ہے کہ جب تک مسلمان عامل قرآن رہے۔ فرماں روائے عالم رہے دولت و ثروت شوکت و حشمت کا تاج انہیں کے سر رہا۔ عرب و عجم تمام دنیا میں مسلمانوں ہی کا سکہ رائج تھا۔ بڑے بڑے جابر سرکش ان کی صورت دیکھ کر لرزتے اور ان کا نام سنکر تھرتھراتے تھے۔ مگر جب سے اللہ و رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہوئے ساری نعمتیں چھن گئیں اور معاصی کی نحوست سے بجائے سرداری اور فرماں روائی کے پیروں میں ذلت کی بیڑیاں، ہاتھوں میں افلاس کی ہتھکڑی، گردن میں غلامی کا طوق پڑ گیا۔ جب آنکھ کھلی تو نجات کی سوجھی اور زائل شدہ نعمتوں کی فکر ہوئی۔ مگر بدقسمتی سے راستہ غلط اختیار کیا۔ اس کا واحد علاج یہی تھا کہ اپنے معاصی سے توبہ کرکے اللہ و رسول کے فرماں بردار بنتے۔ اللہ عزوجل پر بھروسہ کرکے حکم کے مطابق تدبیر کرتے۔

مسلمانوں کی کج روی

مگر کیا یہ کہ دشمنان خدا و رسول پر اعتماد کیا۔ کفار و مشرکین سے یارانہ گانٹھا اور بڑی دھوم سے کانگریس کا پرچار کیا۔ علماء ربانی نے ہر چند سمجھایا کہ کفار سے اتحاد و وداد الفت و محبت سم قاتل و زہر ہلاہل ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ یعنی اے ایمان والو مومنوں کے سوا کفار کو دوست نہ بناؤ۔ دوسرا ارشاد یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ

أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۔ اے ایمان والو غیروں کو راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری ایذا رسانی میں کمی نہ کریں گے وہ تمہارا نقصان ہی چاہتے ہیں۔ عداوت ان کے منہ سے ظاہر ہو گئی اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے بہت زیادہ ہے۔

مسلمانوں پر کانگریس کا بھوت

مگر اُس وقت چونکہ مسلمانوں پر کانگریس کا بھوت سوار تھا اس لئے ان ارشادات ربانی کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے تھے بلکہ کانگریس کے نشہ میں ایسے سرشار تھے کہ ان علمائے ربانی پر تبرا کرتے تھے۔ ان کو انگریزوں کا تنخواہ دار بتاتے تھے اور نہایت والہانہ انداز میں گاندھی کی جے پکارتے تھے۔ تلک کی ارتھی اٹھاتے تھے۔ ماتھے پر قشقہ لگاتے تھے۔ شردھانند کو دہلی کی جامع مسجد ممبر پر بٹھا کر اس کا لکچر سنتے تھے۔ کانگریس کے نشہ میں کفر اور اسلام کا امتیاز جاتا رہا تھا۔ یہ سب کچھ حصول سوراج کا خواب پریشاں تھا۔ جب اس کی ذراسی تعبیر ہی جھلک نمودار ہوئی اور کفار کو موقع ملا تو قرآن مجید کا وہ حکم (وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ وہ تمہارا نقصان ہی چاہتے ہیں) آفتاب سے زیادہ روشن نظر آ گیا۔

کجروی کی سزا

کہ مسلمانوں کو عزت کے بجائے ذلت، حکومت کے بدلہ غلامی، آرام و راحت کی جگہ تکلیف و مصیبت ہی نصیب ہوئی۔ اور کانگریس کی اسلام کشی اور مسلم آزاری دنیا نے دیکھ لی۔ بڑے بڑے خطرناک لیڈروں کو بھی دسوں بیسیوں برس کے تجربہ کے بعد وہی کہنا پڑا جو علماء ربانی پہلے روز فرما رہے تھے۔

بہر حال کانگریس کے مظالم سے تنگ آکر مسلمان کانگریس سے سخت متنفر ہو گئے۔ اور یہ کہتے ہوئے اس سے علحدہ ہو گئے۔ ع تو وغلط بود آنچہ من پنداشتم۔ مگر شومیٔ قسمت کہ اب بھی سمجھ میں نہ آیا کہ ہمارے دُکھ کی دوا اور..... ہمارے درد کا واحد علاج یہی ہے کہ ہم اپنے معاصی سے تائب ہو کر خدا پرست بنیں اور قرآنی تعلیم کے مطابق تدابیر اختیار کریں۔ بلکہ کانگریس سے بھاگے تو بے سوچے سمجھے لیگ کی بھیڑیں کو دپڑے۔ کانگریس سے ڈرے ہوئے تھے کفر کے ستائے ہوئے تھے۔ لیگ کی آواز اسلام اسلام زندہ باد سنکر لیگ کو اپنی حفاظت کا قلعہ اور اپنی

نجات کا ذریعہ سمجھ گئے۔ حالانکہ لیگ کے پاس لفظ اسلام کے سوا کچھ نہیں حقیقی اسلام سے اسکو کوئی واسطہ نہیں

لیگ کا اسلام صرف کاغذی ہے

لیگ کا اسلام صرف کاغذی اور گورنمنٹی اسلام ہے کیونکہ قادیانی، رافضی، دیوبندی، نیچری، تمام کفار مرتدین لیگ کے نزدیک مسلمان ہیں۔

قادیانی رافضی دیوبندی نیچری کافر مرتد ہیں

قادیانی مرزا غلام احمد مرتد کو نبی مانتے ہیں۔ رافضی صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں اور اس کو اپنا مذہبی حق بتاتے ہیں، دیوبندی خداوند قدوس کو بالامکان جھوٹا مانتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کہنا ایمان کا پہلا جزو مانتے ہیں۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرفعلی تھانوی وغیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں سخت سخت گستاخیاں کی ہیں۔ نیچری عذاب قبر کے، فرشتوں کے حشر ونشر کے، جنت و دوزخ کے سیکڑوں ضروریات دین کے منکر ہیں۔ اسی لئے ان فرق باطلہ کے کفر و ارتداد پر علماء عرب و عجم کا اتفاق ہے جس کی تفصیل فتاوی حسام الحرمین شریف اور الصوارم الہندیہ میں مذکور ہے مگر لیگ ان سب کفار و مرتدین کو مسلمان بناکر ان سے اتحاد وداد الفت و محبت ہی کی تعلیم دیتی ہے:

لیگ کی شرکت و اعانت ناجائز و حرام ہے

لہذا اسی حکم قرآنی سے جیسے کانگریس کی شرکت و اعانت حرام ہے۔ لیگ کی شرکت و اعانت

جیسا کہ اوس کے دستور اساسی میں ہے مسلمانان ہند خواہ وہ قادیانی ہوں یا وہابی یا نیچری ان کے باہمی نیز دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ رشتہ اخوت قائم کرنا صرف یہی نہیں بلکہ ان تمام مرتدین کے عقائد کفریہ کو ترقی دینا۔ ان کی حفاظت کرنا لیگ کا بنیادی نصب العین ہے جیسا کہ اس کے دستور اساسی میں تصریح ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا۔ دستور اساسی آل انڈیا مسلم لیگ (ب) و (د) محمد شریف الحق قادری

بھی ناجائز و حرام ہوئی کیونکہ قرآن مجید نے کفار سے اتحاد و وداد حرام فرمایا مطلقًا کفار سے دوستی کو زہر قاتل بتایا ہے۔ اور بحکم فتاوی حسام الحرمین شریف جبکہ لیگ میں بھی کفار بلکہ مرتدین موجود ہیں بلکہ اکثر و بیشتر وہی اس کے کرتا دھرتا ہیں تو لیگ کی شرکت و اعانت بھی مسلمانوں کے لئے بحکم قرآن مجید حرام و زہر قاتل ہی ہوئی میرا خطاب حقیقی اسلام کے ماننے والے اہلسنت وجماعت سے ہے خواہ وہ قادری ہوں یا چشتی رضوی ہوں یا اشرفی وہی میرے مخاطب ہیں جبکہ وہ فتاوی حسام الحرمین کو مانتے ہیں اور قادیانی .... رافضی دیوبندی نیچریوں کو کافر و مرتد جانتے ہیں تو انکے لئے لیگ کی شرکت و اعانت جس میں ان کفار و مرتدین سے اتحاد و وداد ہوا اور وہی اس کے کرتا دھرتا ہوں کیونکر جائز ہوسکتی ہے۔ جس طرح کفار و مشرکین دشمن اسلام ہیں ان سے مسلمانوں کو بھلائی کی امید خیال باطل ہے۔ اسی طرح یہ نام نہاد مسلمان کفار و مرتدین دشمنان اہلسنت ہیں مسلمانان اہلسنت کو ان سے بھلائی کی امید ضرور بلاشبہ وہم باطل و خیال خام ہے جب ہم ان کو کافر و مرتد جانتے ہیں تو وہ ہماری بھلائی کا خواب کب دیکھنے لگے۔ عداوت ان کے منہ سے ظاہر ہوگئی وہ ہمارے نقصان کے درپے اور ہماری شکست کی فکر میں ہیں مسٹر جناح نے دشمنی کا اعلان کر دیا لیگی اخبار منشور ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح سے جناب غلام حسین صاحب پریزیڈنٹ پراونشل شیعہ کانفرنس کی ملاقات تخمینًا ۲۰ منٹ جاری رہی جناب صدر کانفرنس نے قائد اعظم سے چند سوالات کئے کہ الکشن کے موقعہ پر شیعوں کو کافر کہا جاتا ہے۔ قائد اعظم نے فرمایا کہ اس فعل کی مرتکب مسلم لیگ نہیں بلکہ ایسا کرنے والے دشمنان لیگ ہیں ایسے لوگوں کو شکست دینی چاہئے۔

لیگ اہلسنت کی دشمن ہے

شیعہ حقوق کے سوال پر قائد اعظم نے فرمایا کہ مسلم لیگ ہمیشہ سے اعلان کر رہی ہے کہ تمام اقلیتوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں قائد اعظم نے اور بھی اطمینان بخش اور تسلی افزا باتیں کہیں کہ جناب صدر کو شیعہ حقوق کے متعلق پوری تسلی ہوگئی۔

لیگی شبہ

کہا جاتا ہے کہ لیگ میں اہلسنت کی اکثریت ہے۔ لہذا اہلسنت بوجہ اپنی

کثرت کے غالب رہیں گے اور دوسرے فرقے بوجہ اپنی قلت کے مغلوب رہیں گے اس طرح اہلسنت اپنی مذہبی اور سیاسی حفاظت کر سکیں گے۔

لیگی شبہ کا پہلا جواب قرآن و حدیث اور امام اہلسنت کے عمل سے

اول تو قرآنی حکم لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المومنین مطلق ہے قلت و کثرت کا فرق ہرگز نہیں اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کافر کو بھی جنگ میں اپنے ساتھ نہ لیا بلکہ اس کی درخواست پر فرمایا نحن لا نستعین بمشرک ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے لہذا قلت و کثرت کا فرق باطل ہوا۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے خلافت وغیرہ تمام فتنوں کا جو اتحاد اسلامی کے نام سے قائم ہوئے رد بھی فرمایا یہ تصور بھی نہ فرمایا کہ اس میں مسلمانان اہلسنت کی اتنی اکثریت ہے کہ اگر ایک دم سارے سنی مسلمان مثلاً خلافت کمیٹی سے نکل جائیں تو کوئی مجھے بتا دے کہ خلافت کمیٹی کسے کہا جایا جائیگا۔ اس کا دفتر کہاں رہے گا اور اس کا جھنڈا سارے ملک میں کون اٹھائیگا ان حقائق میں کیا اس دعویٰ کی روشنی نہیں کی خلافت صرف سنیوں کو قائم کرنا ہے۔

بلکہ اعلحضرت نے باوجود سنیوں کی اکثریت کے سنیوں کو ان تمام فتنوں سے ہمیشہ بچایا اور نہایت شدت کے ساتھ ان فتنوں سے علحٰدہ رہنے کی تعلیم دی۔

لیگی شبہ مغالطہ عامۃ الورود ہے

نیز کسی فتنہ میں سنیوں کی اکثریت اگر اس کے جواز کی دلیل بن جائے تو جس قدر فتنے اسلام کے نام سے رونما ہوں سبھی جائز ہو جائیں۔ اس لئے کہ جب ہندوستان میں نو کروڑ سنی مسلمان ہیں اور صرف ایک کروڑ در تمام فرق باطلہ کی تعداد ہے۔ اور ایسی تحریکوں میں شرکت کا ذوق فی زمانہ پورے شباب پر ہے تو لا محالہ ہر فتنہ میں سنیوں کی اکثریت ہی رہے گی۔ لہذا اس دلیل سے ہر فتنہ میں سنیوں کی شرکت جائز ہو گی۔ یہ دلیل ہے یا مغالطہ عامۃ الورود ہے۔

لیگی شبہ کا عقلی جواب

دوسرے یہ کہ قلت و کثرت دو قسم کی ہے۔ ایک کمیت کے اعتبار سے دوسرے کیفیت کے لحاظ سے۔ اگر یہ

مان بھی لیا جائے کہ لیگ میں سنیوں کی اکثریت ہے تو یہ اکثریت محض تعداد و شمار کے اعتبار سے ہے جو صرف ایک بھیڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔

لیگ میں سنیوں کی حیثیت اور غلامانہ اکثریت

اور سنیوں کا کام یہ ہے کہ لیگ کے جھنڈے اٹھائیں، لیگی لیڈروں کا شاندار استقبال کریں، مسلم لیگ زندہ باد، قائد اعظم زندہ باد کے نعرے لگائیں، لیگ کے جلسوں کے پنڈال سجائیں، کمر بستہ ہو کر جگہ صاف کریں، فرش بچھائیں، لیگ کے جلسوں کو خوب کامیاب بنائیں، الکشن میں لیگ کا درک کریں، خوب دوڑ دھوپ کریں، بڑی جد و جہد کے ساتھ سنی مسلمانوں سے لیگ کے لئے بڑے بڑے چندے کریں، لیگی نمائندوں کی کامیابی کیلئے گراں قدر رقمیں صرف کریں، ہر امکانی کوشش ختم کر کے لیگ کو کامیاب بنائیں، بہرحال جانی اور مالی قربانیوں اور خدمتوں کا جہاں تک تعلق ہے سنی مسلمانوں کی کثرت ضرور کارآمد ہے اور بس۔

لیگ میں بدمذہبوں کی فرماں روائی

بخلاف رافضیوں، دیوبندیوں، نیچریوں وغیرہ کے کہ اگرچہ ان کی تعداد لیگ میں بھی کم ہے مگر باعتبار کیفیت کے لیگ میں انہی کی ضرور اکثریت ہے۔ وہ لیگ میں فرماں روا ہیں، حاکم ہیں، مخدوم ہیں، سنی اکثریت کی تمام خدمات انہیں کے اعزاز و اقتدار کی نذر ہیں۔ وہ مختار ہیں سیاہ و سفید کے، مالک ہیں جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ مرکزی کونسل کے کامیاب نمائندوں کی تعداد ہو یا صوبائی کونسل کے ممبروں کی شمار ہو اس میں کہیں بھی مسلمانوں کی اکثریت تو کجا مساوات بھی کوئی ثابت کر دے، قلت میں بھی آدھے اور چوتھائی تک بھی پہونچا دے تو میرا ذمہ۔

لیگ میں بدمذہبوں کا مستقل وجود

اور صرف یہی نہیں کہ کونسلوں کے عارضی نظام میں ان بدمذہبوں کا دخل ہے اور بس، غضب تو یہ ہے کہ لیگ دن گم کردگان راہ کی ملکیت غیر منقولہ ہے۔ کیوں کہ موجودہ دستور ساز اسمبلی میں

جو وزارتی مشن کے اعلان پر بنائی گئی ہے جو آئندہ ہندوستان کے لئے مکمل لائحہ عمل بنانے والی کمیٹی ہے۔ اس میں لیگ نے جن لوگوں کو مسلمانوں کا ترجمان بنا کر بھیجا ہے ...... ان میں بھی اگر آپ چراغ لیکر تلاش کریں گے تو سنی مسلمانوں کی صورت نظر نہیں آئیگی۔ اور اگر کہیں کوئی ہستی مل بھی گئی تو اغیار کے پیدا کردہ ماحول میں اس کا وجود چراغ سحری یا شمع خاموش ہوگا۔ لیگ نے حسب ذیل نمائندوں کو مختلف صوبوں سے دستور ساز اسمبلی میں بھیجا ہے۔ صوبہ بہار: مسٹر حسین امام، مسٹر لطیف الرحمن، مسٹر محمد طاہر، مسٹر مظہر امام، مسٹر تجمل حسین۔ مدراس: پیرزادہ عبد الستار، مسٹر محمد اسحاق سیٹھ، مسٹر محمد ابراہیم، مسٹر اے محبوب۔ پنجاب: مسٹر جناح، سردار عبد الرب نشتر، مسٹر محمد دوٹ۔ میاں ممتاز دولتانہ، مسٹر فیروز خان نون، مسٹر غضنفر علی، پروفیسر ابوبکر حلیم، چودھری محمد حسین، مسٹر افتخار الدین، مسٹر کرامت علی، بیگم شاہنواز، غلام بھیک نیرنگ، مسٹر نذیر احمد ... ، ملک عمر حیات، سید امجد علی شاہ، یوپی: مسٹر محمد اسمٰعیل خان، خلیق الزماں، راجہ محمود آباد، مسٹر عزیز احمد خاں، مسٹر رضوان اللہ ... حسرت موہانی، بیگم اعزاز رسول۔ آسام: مسٹر سعد اللہ، مسٹر عبد الحامد، عبد المتین، چودھری۔ بنگال: مسٹر لیاقت علی خان، حسین شہید سہروردی، مسٹر ناظم الدین، مسٹر اصفہانی، مسٹر شہاب الدین، مسٹر ابو ہاشم، مسٹر راغب حسین، مسٹر عبد الحمید، مسٹر فضل الرحمن، مسٹر مجیب الرحمن، مسٹر ابو القاسم، مسٹر فضل الکریم، مسٹر ابراہیم خاں، مسٹر سراج الاسلام، عزیز احمد احسان، ڈاکٹر محمود حسین، مسٹر منظہر الحق، مسٹر انور، مسٹر الطاف احمد، مسٹر عزیز الحق، عبد اللہ محمود، مسٹر غیاث الدین، مسٹر حسین ملک، مسٹر اکرام اللہ، شبیر احمد عثمانی، مسٹر اشتیاق حسین، پروفیسر محمد حسین، مسٹر حمید الحق، مولوی عبد الباقی، خواجہ نور الدین، مسٹر نذیر الدین۔ بمبئی: مسٹر چندریگر، شیخ عبد القادر۔ سرحد: سردار بہادر خان۔ سی پی: سید عبد الکریم۔ سندھ: مسٹر کھڑو، مسٹر گزدر، عبد الستار پیرزادہ۔ (تنویر انجام ارجولائی نقایت۔ سر جولائی سنہ ۱۹۴۶ء)

یہی ہیں وہ لوگ جن کے کندھوں پر مملکت ہند کی نظام سازی کا بوجھ ہے۔ اور یہی ہیں وہ جو آئندہ شرعی و فقہی پاکستان کے لئے دستور مرتب کریں گے۔ ان میں کون لوگ ایسے ہیں جو سنی کانفرنس کے نمائندہ ہیں اور کتنے ہیں وہ جنہیں نوکروڑ سنیوں کا حقیقی ترجمان کہا جا سکتا ہے؟

ورنہ اگر نہیں تو پھر کس بنا پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ سنیوں کی اکثریت فیکس میں غالب آئے گی اور وہ اپنی مذہبی و سیاسی حفاظت کر سکیں گے۔ لہٰذا اقلیت اور سنی اکثریت کا ماحصل صرف اس قدر ہوا کہ سنی اکثریت سے بدمذہبوں کی اقلیت ناجائز فائدہ اٹھائے اور یہ بددین سنیوں کے ذریعہ اقتدار حاصل کر کے سنیوں ہی پر سیاسی اور مذہبی حکومت کریں۔

بدنصیب اکثریت کی بیکسی

کتنا افسوس ہے نوکر ورکی اس بدنصیب اکثریت پر جو اغیار کو تخت و تاج تو بخش سکتی ہے مگر اپنے لئے بوریا بھی فراہم نہیں کر سکتی اور جو دوسروں کو نہایت فیاضی کے ساتھ عزت و اقتدار کا مالک بناتی ہے۔ اور اپنے لئے کوئی اطمینانی زندگی کی سبیل نہیں نکال سکتی۔ کیوں کہ سنیوں کی کوشش سے عموماً اور سنی کانفرنس کی کوشش سے خصوصاً الکشن میں لیگ کامیاب ہوئی سنیوں کے ذریعہ لیگ کو اقتدار حاصل ہوا۔ اس حصول اقتدار کے بعد لیگ نے سنیوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی تو نہ دیکھا۔ انکی نظر انتخاب نے شبیر احمد وغیرہ مرتدین کو اپنی رہنمائی کیلئے چن لیا جس کی سنی کانفرنس کو شکایت بھی ہے۔

چنانچہ مرکزی سنی کانفرنس نے اپنی ماتحت کانفرنسوں کو حسب ذیل ہدایت نافذ کی ہے

جناب مکرم زاد لطفہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو معلوم ہوگا مسٹر جناح نے وزارتی مشن کی تجاویز منظور کر لی۔ اور دیوبندی جماعت کے دو تین شخص جو الکشن کے اخیر وقت میں اپنے اغراض کے لئے برائے نام مسلم لیگ کے ساتھ ہوئے ہیں لیگ نے انہیں اپنا سربراہ کار بنا لیا، باوجودیکہ اس جماعت سے سابق میں بھی مخالفتیں ظہور میں آچکی ہیں، پھر بھی مسٹر جناح نے ان پر اعتماد کر لیا۔

سنی کانفرنس نے سب سے زیادہ لیگ کا ساتھ دیا مگر لیگ نے سنی کانفرنس کو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا

اور اہلسنت کے مقتدر حضرات جنہوں نے لیگ کا ساتھ دینے میں حد سے بھی تجاوز کر لیا تھا انہیں نظر التفات

سے نہ دیکھا ایسی حالت میں وہابیت کے جراثیم پھیلنے اور مہلک خطرات پیش آنے کا قوی اندیشہ ہے لہذا براہ کرم آپ اپنی سنی کانفرنس کی طرف سے ایک خاص جلسہ کرکے مسطورہ ذیل تجویز منظور کیجیے۔ اور بذریعہ تار مسٹر جناح اور وائسرائے کے پاس بھیج دیجیے۔ اور اخبارات میں بھی شائع کرائیے

تجویز

سنی کانفرنس کا یہ مخصوص اجلاس وزارتی مشن کی تجویز دلسا پر مرتب ہونے والی حکومت میں جن کو مسٹر جناح نے منظور کیا ہے، شبیر احمد وغیرہ وہابیہ دیوبندیہ کا دخل کسی طرح گوارہ نہیں کرتا اور پاکستانی نظام میں ان لوگوں کے شمہ بھر دخل کو بھی مسلمانوں کے لیے خطرناک سمجھتا ہے۔ نجدی وہابیہ کے مظالم ان کی سفاکیاں اور دل آزار متعصبانہ جور و ستم کے نقشے سامنے ہیں، وہابیہ ہند ان سے بھی زیادہ تعصب و عناد رکھتے ہیں۔ اس لئے پاکستانی امور میں رہنمائی کا حق صرف سنی کانفرنس کو ہے جو نو کروڑ سنی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور جو ہمیشہ پاکستان کی حامی اور علمبردار رہی ہے۔ اور الکشن میں سنیوں ہی کی بدولت مسلم لیگ کو کامیابی نصیب ہوئی ہے سنی اس پاکستان کو قبول نہیں کرسکتے جس میں بدمذہبوں کا دخل ہو۔

تاریوں کا کیا حشر ہوا اور اس کوشش کا کیا انجام ہوا، شبیر احمد وغیرہ کو نکال دیا جائے یا سنی کانفرنس کو بھی کچھ دخل دیا جائے۔ لیکن یہ امر واضح ہوگیا کہ سنی کانفرنس کی کوشش سے لیگ نے کامیابی حاصل کرکے سنی کانفرنس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا بلکہ الکفر ملۃ واحدۃ کے اصول سے اپنا سربراہ کار مرتدین ہی کو بنالیا۔ اور مسٹر جناح نے شبیر احمد وغیرہ مرتدین ہی پر اعتماد کیا جس نے نو کروڑ سنی اکثریت کی بے کسی اور بے بسی پر مہر لگادی ——

سنی کانفرنس خواہ کتنا ہی مسٹر جناح پر اپنے اعتماد کا اعلان کرے جیسا کہ اجمیر شریف وغیرہ کے اجلاس کی روداد سے ظاہر ہے۔ ۱۱ رجون ۱۹۴۶ء کے انجام میں ہے فخر المحدثین حضرت

مولینا سید محمد اشرف کچھوچھوی نے اپنی عالمانہ تقریر میں دس کروڑ مسلمانوں کے متفقہ نصب العین پاکستان کی وضاحت فرمائی اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا کہ بقدر استطاعت حصول پاکستان کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

سنّی کانفرنس کو مسٹر جناح پر مکمل اعتماد ہے

ہزاروں علماء اور مشائخ اور کم سے کم دو لاکھ مسلمانوں نے قائد اعظم جناح کی ذات گرامی پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ حصول پاکستان کے لئے کسی ممکن قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

حیرت ہے کہ سنی کانفرنس کو تو مسٹر جناح پر مکمل اعتماد ہے۔ مگر مسٹر جناح کو سنی کانفرنس پر ذرا بھی اعتماد نہیں حتی کہ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں حقیقت تو یہی ہے اور سب بے نقاب ہے۔ لیڈروں کی یہی شان ہے

لیگی عقیدتمندونکی پُر فریب تاویلیں معہ جوابات

مگر لیگی عقیدت کا برا ہو کہ بہت سے سنیوں کو یہ حقیقت نظر نہیں آتی اور بڑی بڑی پُر فریب تاویلیں کر کے سنّی مسلمانوں کو لیگی بناتے ہیں کہتے ہیں کہ مسٹر جناح تو صرف وکیل ہے وہ تو ہمارا ترجمان ہے وہ تو اذان دے رہا ہے جب وقت آئے گا اور حکومت ملے گی تو اپنا امام ہم خود منتخب کرلیں گے۔ جی ہاں وقت آیا اور عقیدت کیشان لیگ کی وہ فردوس خیالی جسے وہ شرعی اور فقہی حکومت کے دل خوش کن الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کا جلوہ ان کے قائد اعظم کو نظر آیا۔ چنانچہ انہوں نے ان تجلیوں کے استقبال کے لئے بعض لوگوں کو اہل سمجھا دعوت بھی دی۔ ملاحظہ ہو تنویر ۲ر جون ۱۹۴۶ء و انجام ۳ر جون ۱۹۴۶ء حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صدر جمعیتہ علماء اسلام کو لیگ مجلس عاملہ کے لئے جو ۳ر جون کو ہو رہی ہے خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے۔ ان دیو بندیوں کو مسلم لیگ نے ورکنگ کمیٹی کیلئے دعوت دی اور پاکستان حاصل کرنے کے لئے مذکورۃ الصدر نمائندوں کو آئین ساز اسمبلی میں بھیج بھی دیا۔ مختصر یہ کہ وقت آیا اور مسٹر جناح نے دیو بندیوں کو لے کر امامت بھی شروع کر دی۔

مگر افراد ان کے بعد انتخاب امامت کا خواب دیکھنے والے سوتے ہی رہے۔

لیگی عقیدت کا عبرتناک منظر

حیرت ہے کہ ارباب عقل و دانش کو بھی لیڈروں پر اعتماد میں ایسی فیفتگی ہے کہ باوجود ان مشاہدات کے ان کی جبین عقیدت میں بل نہیں آتا۔ وزارتی مشن کے اعلان پر آل انڈیا سنی کانفرنس نے اظہار ناراضگی کیا مگر لیڈروں نے تجاویز کو منظور کر ہی لیا۔ دستور ساز اسمبلی میں شبیر احمد وغیرہ کے دخل پر سنی کانفرنس نے احتجاج بھی کیا۔ مگر لیڈروں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

اور سنئے موجودہ کونسل میں ایک گم کردہ راہ لیڈر مسعود الزماں زکوٰۃ بل پیش کرنے والا ہے جو مسلمانوں کے لئے بلائے عظیم اور مصیبت کا پہاڑ ہے جس کے ذریعہ مسلمانوں کے مالیات پر لیڈر مستقل قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

پھر سنئے عارضی حکومت میں لیگ نے شرکت کی تو دنیا نے دیکھا کہ پانچ اسلامی سیٹوں پر چار نام نہاد مسلمانوں کے ساتھ ایک ہندو اچھوت جوگندر ناتھ منڈل بھی قابض ہے۔ اور وہ مسلم سیٹ جس کا کسی ہندو کو نہ تو کوئی حق پہنچتا ہے اور نہ اس کو کسی نے طلب کیا۔ لیکن مسلم لیگ کے قائد اعظم نے مسلمانوں کا یہ حق دیدہ و دانستہ ایک ہندو کو دیدیا۔ یہ کتنی روشن اور تلخ حقیقتیں ہیں جن کا ظہور کئے بعد دیگرے ہوا اور ہو رہا ہے۔ مگر لیگی عقیدت کا برا ہو کہ اس اعلان میں اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ اب تو تمام سنیوں نے جو یقین کر لیا ہے وہی لیگ کا دستور اساسی بھی ہے وہی تجاویز متفقہ بھی ہیں لیگ ان کے لئے کوئی نیا دین نہیں ہے جس کو سوچ سمجھ کر ٹھوک بجا کر قبول کیا جائے بلکہ لیگ ان کے جذبات کی محض ترجمان ہے۔

سبحان اللہ سنی مسلمانوں کا دستور اساسی یہی ہے کہ حکومت میں مرتدین کا دخل ہو؟ آپکے نزدیک سنیوں کا پرانا دین یہی ہے تمام سنیوں کی تجاویز متفقہ یہی ہیں کہ حکومت میں دیوبندی سربراہ کار ہوں اور مسلمانوں کی سیٹیں ہندوؤں کو دی جائیں وزارتی مشن کی

تجاویز منظور کرنے میں مسٹر جناح حکومت میں سربراہ کار بنائے مرتدین کو اور آپ ابھی تک لیگ کو سنیوں کا عشق ترجمان ہی بتاتے ہیں۔ کیا خوب ترجمانی ہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اعلان کہ دینی امور میں ہاتھ لگانے سے پہلے آل انڈیا سنی کانفرنس کی رہنمائی لیگ کو قبول کرنی پڑے گی اور ضرور پڑیگی۔ معلوم نہیں یہ اعلان کس بنیاد پر دیا تھا اور یہ ضرورت کونسی تھی کہ جسکی نقیض فعلیت میں آئی کہ لیگ نے دیوبندیوں کی رہنمائی قبول کی اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔

لیڈروں کی حقیقت

عقیدتمندان روزگار خواہ کچھ ہی سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کانگریس اور لیگ دونوں لیڈروں کے دو گورکھ دھندے ہیں اور انگریزوں کے دو مہرے ہیں۔ انگریز جب تک چاہتے ہیں ان کو سیدھا چلاتے ہیں اور حسب ضرورت جیسے چاہتے ہیں الٹا گھماتے ہیں۔ انگریز جو کام خود نہیں کرسکتے انہیں لیڈروں سے کرا لیتے ہیں۔ اسلام کے خلاف قانون بنانا تو کجا۔ مداخلت فی الدین قانونی جرم تھا مگر لیڈروں نے مسلمانوں کے ذریعہ کرسیاں حاصل کرکے کونسلوں میں جا جا کر خلاف اسلام بل پاس کرا کر اسلامی آزادی کو سلب کر دیا۔ شاردا ایکٹ، خلع بل، وغیرہ وغیرہ بلوں کے ذریعہ مداخلت فی الدین کو قانون بنا دیا۔ لیڈر اسی طرح اسلام کو ذبح کر رہے ہیں مگر مسلمان ذرا بھی نہیں سمجھتے اور ان کو نہیں پہچانتے۔ وجہ یہ ہے کہ ہندو لیڈروں نے ہندوؤں پر اور مسلمان لیڈروں نے مسلمانوں پر اس بری طرح قبضہ کیا ہے کہ ان کے دل و دماغ پر بھوت بنکر مسلط ہو گئے ہیں۔ انہیں لیڈروں کی کمائی اور انہیں کی رہنمائی کا یہ نتیجہ ہے کہ شہر شہر، قصبہ قصبہ قریہ، دیہات دیہات لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ پورے ہندوستان میں آگ لگا رکھی ہے۔ جان و مال عزت و آبرو ہر چیز خطرے میں ہے۔ ہندوستان کے پچیس سالہ نقصان کا احاطہ تو کس کی مجال ہے۔ تین ماہ کے فسادات اور تباہ کن بلووں کے جانی و مالی نقصانات کی تفصیلی فہرست محال ہے۔ لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں اور اربوں روپے کا مالی نقصان ہوا مگر لیڈروں کی رہنمائی میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔ لیڈری دمبدم مضبوط اور مستحکم

ہی ہوتی رہی۔ گورکھ دھندا اسی کو کہتے ہیں کہ اس کا الٹا پھر سمجھنا سخت مشکل ہے بفضلہ تعالےٰ
ان مختصر دلائل کی روشنی میں آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہو گیا کہ جس طرح کانگریس کی
شرکت و اعانت ناجائز و حرام ہے اسی طرح بحکم شریعۃ لیگ کی شرکت و اعانت بھی
ناجائز و حرام ہے۔ اور ثابت ہو گیا کہ جس طرح کانگریس اسلام کے لئے ضرر رساں اور اہل اسلام کی
دشمن ہے۔ اسی طرح لیگ بھی مذہب اہلسنت کیلئے مضر اور اہلسنت کی دشمن ہے۔ یہ بھی واضح
ہو گیا کہ سنی کانفرنس لیگ کی مؤید ہے۔ مسٹر جناح پر اپنے مکمل اعتماد کا اعلان کرتی ہے۔ اسی لئے
میں سنی کانفرنس سے مستعفی ہو گیا۔ میرا ارادہ استعفا شائع کرنے کا نہ تھا لیکن میری علیحدگی سے
بہت سے احباب کو غلط فہمی ہے بہت سے غلط فہمی پیدا کر لیتے ہیں۔ بہت سے حیرت زدہ ہو کر بہت
سے استفسار کرتے ہیں اور علیحدگی کی وجہ دریافت کرتے ہیں۔ لہٰذا اس مختصر تحریر کے ساتھ
اپنے استعفا کو جو ۱۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۵ھ کو داخل کیا ہے شائع کرنا ضروری سمجھتا
ہوں تاکہ غلط فہمی دور ہو۔ اور صحیح وجہ معلوم ہو سکے۔ وھو حسبی و نعم الوکیل

نقل استعفاء

سیدی و سندی حضرت محدث صاحب قبلہ دامت برکاتہم۔ السلام علیکم و رحمۃ

اس دورِ فتن میں سنّی کانفرنس کی نئی زندگی سے روحانی مسرت تھی۔ بڑی اُمید تھی کہ یہ خالص دینی مذہبی جماعت کانگریس، لیگ، احرار، وغیرہ سب سے بے تعلق اور علیحٰدہ رہکر اہلسنّت کی تنظیم کریگی۔ اور تمام بیدینوں بدمذہبوں سے مسلمانانِ اہلسنت کو علیحٰدہ اور محفوظ رکھتے ہوئے ان کی صحیح رہنمائی فرمائیگی۔ اس لئے یہ خادم اپنے عقیدتمندانہ جذبات کے ساتھ سنّی کانفرنس کی خدمت کے لئے تیار رہا حسب الحکم حضور والا میار کپور ریں ضلع سنّی کانفرنس قائم کی اطراف میں اسکی شاخیں پھیلائیں۔ نہایت جدوجہد سے کام ہوا۔ چنانچہ ڈہائی ہزار سنی مسلمان بافضلہٖ اس کے ممبر بنائے۔ مگر جب سے ہندوستان میں الکشن کا دور شروع ہوا کارکنانِ سنّی کانفرنس نے لیگ کی حمایت شروع کر دی۔ منفرداً و مجتمعاً ہر طرح لیگ کی تائید کرتے رہے بڑے بڑے عمائد کانفرنس نے پوری طاقت سے لیگ کا ورک کیا۔ چنانچہ ان کی محنتوں کا نتیجہ یہ شائع ہوا کہ لیگ کی نوے فی صدی کامیابی کا سہرا سنی کانفرنس کے سر ہے۔ کارکنانِ سنّی کانفرنس کی اس لیگ نوازی سے خادم متاثر ضرور تھا تاہم اس کی تاویل کرتا تھا اور اس کو ان حضرات کی شخصی اور مقامی خصوصیت پر محمول کرتا تھا۔ یہ خیال کرتا تھا کہ سنّی کانفرنس کا مقصد لیگ کی تائید نہیں ہے۔ اس لئے اُمید ہے کہ آل انڈیا سنّی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں اس کی تلافی ہوجائے گی مگر بنارس کے اجلاس کا دعوتنامہ آیا تو اس میں مقاصد سنّی کانفرنس میں پاکستان اور لیگ شامل ہے۔ اگرچہ پاکستان کی تفسیر باین الفاظ ہے د آئین شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر ایک آزاد با اختیار حکومت کا مطالبہ، لیکن سنی کانفرنس کی طرف سے یہ الفاظ پاکستان کے لئے صرف دعائیہ ہوسکتے ہیں۔ بطور مطالبہ ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ پاکستان لیگ کا مطالبہ ہے جو تمام مسلمانوں کی واحد نمائندگی کی مدعی ہے۔ اور سنّی کانفرنس نے اپنی تائید سے

لیگ کے اس دعوے کو حکومت برطانیہ سے منوا دیا ہے لہٰذا اگر سنی کانفرنس کی تائید و حمایت سے بالفرض پاکستان ملا بھی تو لیگ کو ملیگا اور وہ لیگی پاکستان ہوگا جس کی تشریح مسٹر جناح نے بارہا کی ہے کہ پاکستان میں حکومت الٰہیہ ہرگز قائم نہیں ہو سکتی، پاکستان ایک جمہوری اسٹیٹ ہوگا جس میں غیر مسلموں کا بھی حکومت میں حصہ ہوگا۔ لیگی اخبار تنویر ۱۲ اپریل میں ہے۔ قائد اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان میں کٹھملاؤں[1] کی حکومت نہیں ہوگی۔ لہٰذا اب پاکستان کی وہ تفسیر جو سنی کانفرنس کر رہی ہے کیا معنیٰ رکھتی ہے۔ اگر کوئی معنیٰ ہو سکتا ہے تو یہ کہ اس تفسیر سے مسلمان متاثر ہو کر حمایت پاکستان میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں اور بس۔

اسی طرح لیگ کی تائید میں دینی امور کی قید۔ اس قید کی عملی حقیقت آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء کرام کے متفقہ فیصلہ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ الکشن کے لئے فیصلہ یہ تھا (مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں) اس فیصلہ میں لیگی نمائندہ کی تائید مقید بھی تھی کہ اگر لیگ نے سنی نمائندہ کو منتخب کیا ہے تو اس کی سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران تائید کریں گے۔ مگر عملاً یہ قید بالکل ہی نظر انداز کر دی گئی۔ اور غیر سنی نمائندوں کی بڑی قوت کے ساتھ تائید کی گئی۔ بڑے بڑے عمائد سنی کانفرنس نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ نمائندہ ہرگز سنی نہیں ہے۔ اس کا ورک کیا اور نہایت

---

[1] یہ کٹھملے کون ہیں۔ لیگیوں کے ایک پرانے لیڈر راجہ محمود آباد فرماتے ہیں۔ افسوس ہے آج چالاکی سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات اٹھا کر مسلمانوں میں نا اتفاقی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر ہاں سیاست میں ہے آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ آگے چلکر فرماتے ہیں۔ ہمارے مولوی اور مولانا کہلانے والے ہم کو ملیامیٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے مذہبی دوکانیں کھول رکھی ہیں ان سے ہم کو بچنا چاہئے (روزنامہ انخبار انقلاب بمبئی مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱۰۔ محمد شریف الحق قادری۔

بھی عرق ریزی سے اس کی تائید کی لہٰذا عمائدین سنی کانفرنس کے اس عمل نے ثابت کر دیا کہ سنی کانفرنس کے متفقہ فیصلہ میں سُنی کی قید احترازی نہ تھی تو اب لیگ کی تائید میں یہ دینی امور کی قید علیٰ ہٰذا القیاس۔ نیز لیگیوں نے جب تقریرًا و تحریرًا شور مچایا۔ اور عوام سنیوں کو دھوکہ دیا کہ سنی کانفرنس چونکہ لیگ کی تائید کرتی ہے لہٰذا سنی مسلمان لیگ کو کامیاب بنائیں۔ تو میں نے ایک مختصر مضمون "بعنوان غلط فہمی کا ازالہ" الفقیہ میں بھیجا جس کا حاصل یہی تھا کہ سنی کانفرنس نے صرف سنی نمائندے کی تائید طے کی ہے۔ سُنی کانفرنس مطلقًا لیگ کی مؤید نہیں تو اولًا تو اس مضمون کو بے اثر کرنے کے لئے اسے گمنام چھاپا۔ پھر سُنی کانفرنس اس بے اثر کو بھی برداشت کر نہ سکی بلکہ اٹاوہ سنی کانفرنس سے اس کی بڑی مبسوط تردید شائع ہوئی۔ اس پر مرکز کے سکوت نے اور واضح کر دیا کہ فیصلہ میں سُنی کی قید احترازی نہ تھی۔ ایسی صورت میں عملًا لیگ کی تائید مطلق ہی رہ جاتی ہے۔ اور عملی طور پر ان قیود کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

پھر ان باریکیوں کو عوام بیچارے کیا سمجھیں۔ ان کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء کرام کا متفقہ فیصلہ لیگ کی تائید میں شائع ہو گیا تو پھر کیا تھا جھک پڑے جس کے زہریلے نتائج مذہب پر اس قدر اثر انداز ہوئے کہ تصلب فی الدین کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ان کی خوش عقیدگی لیگ سے اس قدر بڑھی کہ خواہ قادیانی ہو یا رافضی دیوبندی ہو یا خارجی اگر وہ لیگی ہے تو سنی مسلمان اس کی تعظیم و توقیر کیلئے طیار ہیں۔ مبارکپور کے سنی اپنی مذہبی خصوصیت میں ممتاز تھے۔ مگر لیگ کی خوش عقیدگی نے ان سے مرتد اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ ظفر احمد تھانوی کا استقبال کرایا۔ اس کا لیکچر سنوایا۔ اس کے پیچھے نماز پڑھوائی۔ اس کے پیر کے موزے دھلوائے، غرضکہ بڑی دھوم سے اس کی تعظیم و تکریم کرائی۔ اس کی صفائی میں کہتے ہیں کہ ہم مذہبًا ظفر احمد تھانوی کو نہیں مانتے صرف سیاسی رہنما ہونے کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ اگر مسلمانان مبارکپور پر لیگ کا بھوت نہ سوار ہوتا تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے۔ یہ ہیں لیگ کی تائید کے زہریلے نتائج۔

لہذا جبکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں بھی لیگ کی تائید ہو رہی ہے تو اب میرے نزدیک نہ کسی تاویل کی گنجائش نہ اس کی تلافی کی امید باقی اس لئے سنی کانفرنس کی خدمت سے معذور ہو کر نہایت ہی افسوس کے ساتھ اس تحریر کو بطور استعفا پیش کرتا ہوں اور نہایت ہی ادب سے مخلصانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر سنی کانفرنس نے
۱۰ لیگ سے اپنی علیحدگی اور بیزاری کا اعلان کر دیا تو میں بسر و چشم اس کی خدمت کیلئے حاضر ہوں۔

بعد الخدمت حضرت صدر الافاضل صاحب قبلہ دامت برکاتہم۔ بمضمون واحد سلام مسنون عرض ہے۔ فقط۔

عبدالعزیز عفی عنہ

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۶۵ھ

یہ رسالہ بہ نظر افادہ خاص وعام مفت فی سبیل اللہ تقسیم ہوتا ہے۔ تین پیسے کا ٹکٹ بھیجکر طلب کیجئے۔

اشک رواں

لیگ و کانگریس کے دستور اساسی اور ان کے لیڈر کے اقوال و افعال کے ماتحت ان دونوں جماعتوں کی چھپی ہوئی حقیقت ذوانصاف و دیانت کے ساتھ اس کتاب میں عریاں کی گئی ہے۔ پھر ارشادات خداوندی و احادیث نبوی کی روشنی میں ان جماعتوں کا حکم شرعی بیان کیا گیا ہے۔ ایک آنے کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار۔ گیوال بگھہ شہر گیا بہار

ماخوذ از قلمی فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت و مفتیان اہل سنت مسئلہ ہٰذا میں کہ تقریباً کئی سال سے ہندوستان میں مسلم لیگ کا بہت زور و شور ہے۔ جس میں ملک کے انہیں لیڈروں کا جتھا ہے جو کچھ عرصہ قبل یہ لوگ یا تو خلافت کمیٹی کے ممبر تھے یا کانگریس کے دم بھرنے والے، جب عوام اکثر و بیشتر ان سے متنفر و بدظن ہو گئے۔ تو اب وہی ہیں جو مسلم لیگ کے نام سے رونما ہوئے ہیں۔ صرف عنوان و نام کا فرق ہے۔ باقی انکے اغراض و مقاصد وہی ہیں جو پہلے تھے۔ (آزادی و اتفاق) مگر آج مسلم لیگ کی ظاہری پالیسی یہی ہے کہ وہ کہنے کو تو ہندوؤں سے علیحدا ہے مگر لیگی لیڈروں کی تحریروں سے یہ بات ظاہر ہے کہ آج بھی یہ لوگ ملکی سیاسی ترقی کو ہندو و مسلم اتحاد میں مضمر جانتے ہیں۔ اور پھر مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کا وجود خصوصیت سے قابل غور ہے کہ جس طرح کانگریس کا صدر ہندویت پرست معاند اسلام اسی طرح یہ نصاریٰ پرست دشمن اہلسنت جو یوروپین تہذیب کا دلدادہ ہے اور عمر کا اکثر حصہ لندن میں گذارا جس کو نسلاً ہندو مذہباً رافضی بتایا جاتا ہے جس نے ہندوستان آکر ادعائے اسلام و تحفظ حقوق کی آڑ لیکر ہر مذہب و ملت کو اتفاق و اتحاد کا سبب دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں سے ہمدردی کا یوں اظہار کیا چونکہ کانگریس جو مسلمانوں کے در

پےآزار ہے اور حقوق دینا نہیں چاہتی ہے۔اس لئے اس کے مقابل میں تمام مسلمانوں کو ایک ہو جانا چاہئے۔اور مسلم لیگ کا ممبر بن کر ایک جھنڈے کے نیچے آجانا چاہئے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔نیز لیگ کے اغراض ومقاصد میں یہ داخل ہے۔

(الف) ہندوستان میں کامل آزاد وفاقی جمہوری ریاستوں کا قیام جس کے دستور میں مسلمانوں کی اور دوسری اقلیتوں کے حقوق ومفاد کی موثر اور مکمل حفاظت کی جائے۔

(ب) ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق اور مفاد کی ترقی اور حفاظت کرنا۔

علیہ ماعلیہ زید کا خیال ہے کہ ضرورت وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام کلمہ گو کو ایک ہو جانا چاہئے۔خواہ وہ کسی مذہب کا ہو اور بکر یہ کہتا ہے کہ جب شریعت مطہرہ نے اہل بدعت اور اہل ہوا سے اتفاق واتحاد کو ناجائز وممنوع فرمایا تو پھر وہ تمام بہتر فرقے جن میں اہل ہوا اور اہل بدعت ہی نہیں بلکہ اکثر وبیشتر منافقین ومرتدین شامل ہیں ان سے اتحاد واتفاق کیوں درست ہوگا۔اہل ندوہ کے اقوال بھی اسی قسم کے تھے کہ کسی کی تکفیر جائز نہیں۔تمام کلمہ گو حق پر ہیں۔جملہ مدعیان اسلام خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں سب متفق ہو جائیں مگر علمائے حرمین طیبین نے ان کو گمراہ خارج از اسلام بتایا۔ان کے ساتھ مجالست وموافقت کو قطعاً حرام بیان کیا۔ان پر کفر کے فتوے دئے۔لہٰذا علمائے اہلسنت ان چند باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ بحکم شرع جواب عنایت فرمائیں۔

۱۔ یہ جماعت مسلم لیگ کیسی ہے کیا ان سے ہم اہلسنت کا اتفاق واتحاد شرعاً جائز ہے اور لیڈروں کا رہنما ہونا درست؟

۲۔ لیگ کی حمایت کرنی اُس میں چندہ دینا،اس کا ممبر بننا اسکی اشاعت وتبلیغ کرنا کیسا ہے؟

۳۔ ان کے اقوال واحوال سے انکی گمراہی ثابت ہوتی ہے یانہیں؟

۴۔ جب کہ ہنود برسر پیکار اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، تو موجودہ سورت میں شریعت مطہرہ یہ اجازت دیتی ہے کہ تمام کلمہ گو جن میں رافضی خارجی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، خاکساری سب ہی ہیں۔ اہلسنت کو ان سے متفق ومتحد ہو جانا چاہے۔

۵۔ کیا ایسی صورت میں مصلحت وقت یہ اجازت دیتی ہے کہ حضور اکرم سید عالم ﷺ کے فرمان واجب الاذعان فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم کو پس پشت ڈال دیا جائے''

۶۔ جو شخص اپنے کو سنی کہتا ہو اور پھر مسٹر جناح کو رافضی بلکہ نیچری جانتے ہوئے اپنا پیشوا مانے اور قائداعظم لکھے اور اسکی حمایت کرے مبلغ بن کر لوگوں کو اس کی طرف ترغیب دلائے۔ وہ کیا ہے؟ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

۷۔ زید وبکر میں سے اپنے اپنے قول میں کون حق پر ہے؟ بینوا وتوجروا

نوٹ: علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ بعد مطالعہ استفتاءہٰذا کا جواب ملفوف بیرنگ فقیر کے نام روانہ فرمائیں۔

فقیر شمس الہدیٰ قادری

آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار

شہر گیا

نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الکریم

الجــــــــــــواب

اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد واتفاق کی تعلیم دی۔ تمام مسلمانوں کو ایک زنجیر اور ہر فرد مسلم کو اسکی ایک ایک کڑی قرار دیا اور فرمادیا آیت۔ واعتصمو بحبل اللّٰہ جمیعاولا تفرقوا ☆ ترجمہ "سب متفق ہوکر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑو آپس میں تفرقہ نہ کرو" مسلمانوں میں علاقہ مؤدت و رشتہ اخوت قائم کر کے آپس میں اتفاق و صلح کا حکم فرمایا۔ آیت: انما المومنو اخوۃ فاصلحوابین اخویکم ☆ ترجمہ "سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں پس آپس میں صلح کرو۔" مسلمانوں کو آپس کے نفاق وشقاق سے بڑے زور کے ساتھ منع فرمایا آپس کی نااتفاقی کے نقصانات پر سخت تنبیہ کی فرمایا آیت: ولا تنازعوا فتفشلواوتذھب ریحکم ☆ ترجمہ "آپس میں نزاع جھگڑا نہ کرو ورنہ تمہاری ہوا خیزی ہوجائے گی۔" قرآن مجید کی ان آیتوں سے صاف ظاہر ہیکہ مسلمانوں کی صلاح وفلاح انکی بھلائی و بہبودی آپس کے اتفاق میں منحصر ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اپنی بقا کیلئے آپس میں اتفاق واتحاد رکھنا ضروری ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد واتفاق کا حکم دیا اور نااتفاقی سے منع فرمایا ہے اسکے نقصانات بیان فرمائے اسی طرح کفار ومشرکین ودشمنان دین سے نفرت وعلیحدگی کا حکم دیا ان سے میل جول مودت وموالات حرام کی آیت: یاایھا الذین آمنو لا تتخذو اا الکفرین اولیاء من دون المومنین ☆ ترجمہ "اے ایمان والوں مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ"

بد دینوں اور غیر مسلموں کا اپنا راز دار بنانے سے منع فرمایا اسکی خرابیاں اور نقصانات بھی ظاہر فرمادئے۔ آیت: یا ایھا الذین آمنو التتخذوابطانۃمن دونکم لا یالو نکم خبالا ودواماعنتم قدبدت البغضاء من افواھھم و ماتخفی صدورھم اکبر ☆ ترجمہ" اے ایمان والوغیروں کواپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری ایذار رسانی میں کمی نہ کرینگے تمہارا مصیبت میں مبتلا ہونا انکی دلی تمنا ہے دشمنی تو انکے مونہوں سے ظاہر ہو چکی اور جو عداوت انکے سینوں میں چھپی ہے وہ بہت بڑی ہے۔" قرآن مجید کے اس فرمان کے بعد مومن کی شان نہیں کہ کفار و بد دینوں کو اپنا راز دار بنائے ان سے صلاح وفلاح کی امید رکھے پھران آیات میں کسی خاص قسم کے کافر کی تخصیص نہیں بلکہ ہر کافر کا یہی حکم ہے کافر خواہ سیاہ ہو یا سفید کھلا ہو یا چھپا یا چوٹی والا ہو یا داڑھی والا سب کا حکم ایک ہی ہے قرآن مجید نے سب کو مسلمانوں کا دشمن فرمایا ہے۔ آیت: ان الکفرین کانو الکم عدو مبینا ☆ ترجمہ" بیشک تمام کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں" یعنی خواہ کھلے ہوں یا چھپے، کالے ہوں یا گورے ہر کافر مسلمانوں کا بڑا دشمن ہے۔ قرآن مجید کے ان ارشادات عالیہ کی روشنی میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کا حکم بالکل ظاہر ہے کانگریس میں تو بالکل کھلے کفار و مشرکین ہیں جن سے حذر واجتناب پرہیز و گریز ہر مسلمان پر فرض عین لازم وضروری ہے اس حکم قرآنی کے خلاف ان سے ملکر مسلمانوں کو جو تلخ تجربے ہوئے ہندوستان کے در و دیوار شاہد ہیں۔ ۱۹۲۱ و ۲۲ء کی لہر میں جو لوگ ان احکام قرآنی کی مخالفت کرتے تھے اور ہندو و مسلم اتحاد کے حامی تھے آج سترہ اٹھارہ برس تجربہ کرنے کے بعد وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں جو اس وقت علمائے اہلسنت انکو حکم قرآنی سناتے تھے لہذا کانگریس کی شرکت کے ناجائز وحرام ہونے پر تو آیات قرآن کی شہادت کے ساتھ تجربے بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ انکے پاس تک نہ

جاؤ مگر مسلم لیگ کی شرکت کا ضرور نقصان ابھی مسلمانوں پر مخفی ہے اسکے متعلق ابھی جانی مالی نقصانی تجربہ نہیں ہوئے اسلیئے اسکی طرف مائل ہیں مگر یادرکھو کہ مسلمانوں کی صلاح وفلاح کیلیئے اللہ و رسول کا حکم کافی ہے۔ ان کا فرمان ہوتے ہوئے مسلمانوں کو کسی تجربہ کی ضرورت نہیں کیونکہ تجربہ غلط ہوسکتا ہے آزمائشیں جھوٹی ہوسکتی ہیں مگر حکم الٰہی میں کذب کا احتمال نہیں جب اللہ عزوجل نے ہر کافر کی شرکت وموالات سے منع فرمادیا خواہ چھپا ہو یا کھلا چوٹی والا ہو یا داڑھی والا یا دونوں صاف خواہ اپنے کو مسلمان کہتا ہو یا نہ کہتا ہو تو مسلمانوں کی کسی جماعت کی شرکت کیلیئے صرف اتنا ہی دیکھ لینا ہے کہ اسکے ارکان وعناصر میں کوئی کافر تو نہیں ہے اگر ہے تو یقیناً اسکی شرکت بحکم قرآن حرام اور ضرور حرام ہے اس سے بچنا فرض اور اشد ضروری ہے۔ لہٰذا مسلم لیگ کی شرکت کے متعلق ہمیں صرف یہ پرکھنا ہے کہ اسکے ارکان وعناصر میں سب مسلمان ہی ہیں یا اس پردہ اسلامی میں کفار بھی ہیں اگر واقعی سب مسلمان ہی ہیں تو قرآنی حکم کے مطابق ان سے مودت وموالات کرنا رشتہ اخوت قائم رکھنا ہر طرح انکی شرکت کرنا ضروری ہے۔ اور اگر اسکے بعض عناصر مسلمان نہیں اگرچہ وہ دعویٰ اسلام کرتے ہوں تو اس صورت میں بحکم قرآن مسلمانوں کو مسلم لیگ سے پرہیز وگریز ضروری اور اسکی شرکت حرام ونا جائز۔

مسلمانوں پیارے بھائیوں! اسلام صرف اس کا نام نہیں ہے کہ اپنے کو مسلمان کہہ دے بلکہ مسلمان ہونے کے لئے تمام ضروریات دین پر ایمان رکھنا ضروری ہے کسی ایک ضروری کا انکار بھی کفر ہے شرح عقائد میں ہے:: الایمان هو تصديق النبى بالقلب فى جميع ماعلم بالضرورة مجيئة من عند الله تعالىٰ ولاقرار به☆

ترجمہ ’’ایمان نبی ﷺ کی دل سے تصدیق کرنا ہے ان تمام اشیاء میں جنکا لانا منجانب اللہ

بالضرورت معلوم ہے اور انکا اقرار کرنا'' لہٰذا جس نے ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی انکار کیا وہ مومن نہ رہا اگر چہ باقی سب کو مانتا ہوا اقرار کرتا ہو۔ ایمان کے اس معیار سے مسلم لیگ کے عناصر کو جانچو جو مسلم لیگ کے نزدیک ہر مدعی اسلام مسلمان ہے اگر چہ وہ کتنا ہی ضروریات دین کا منکر ہو کیونکہ مسلم لیگ کے نزدیک قادیانی، رافضی، نیچری، وہابی، دیوبندی، خاکساری سب مسلمان ہیں یہ تمام مدعیان اسلام کاغذی مسلمان مسلم لیگ میں شریک ہیں۔ مرزا قادیانی دجال کو نبی ماننے والے آیت قرآنی کے منکر یقیناً کافر ہیں۔ رافضی قرآن مجید کو ناقص و ناتمام مانتے ہیں آیت قرآنی کے منکر ہیں باوجود اسکے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بالاعلان گالیاں دینا اپنا ایمانی حق جتاتے ہیں جسکی طلب کیلئے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے جیل جا رہے ہیں۔ نیچری فرشتوں کے عذاب قبر کے، جنت و دوزخ کے بہت سے ضروریات دین کے منکر ہیں۔ وہابیوں دیوبندیوں نے اللہ کے رسول کی شان میں سخت گستاخیاں کی ہیں خاکساروں کے وہ گندے عقیدے کہ الاماں الحفیظ انکے نزدیک اسلام صرف سلطنت حاصل کرنا ہے اور انگریز اعلیٰ درجہ کے مسلمان اور آخرت میں نجات و فلاح پانے والے ہیں اس وقت رسول کی اطاعت سے مراد امیر جماعت کی اطاعت بتاتے ہیں اس قسم کے گندے اقوال خاکسار جماعت کے سردار عنایت اللہ مشرقی نے اپنی کتاب تذکرہ میں لکھ کر شائع کئے ہیں خاکساروں کے ان عقائد پر مصر، بیت المقدس، ہندوستان کے مشاہیر علماء کرام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے جس کی تفصیل مومن گزٹ وغیرہ اخبارات میں آ چکی ہے۔ مگر باوجود اسکے لیگی لیڈر اسکی حمایت کر رہے ہیں۔ الامان وغیرہ اخبارات جو مسلم لیگ کے ترجمان ہیں۔ بڑی چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ ہائے بلا پوچھے بغیر دریافت کئے عنایت اللہ مشرقی خاکسار جماعت کے پیشوا کو کافر کہہ دیا۔ یہ صرف اس لئے کہ خاکسار

اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور لیگ میں داخل ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ لیگ کے بعض عناصر و بعض ارکان اپنے کفریات ہی کی بنا پر اسلام سے خارج ہیں لیکن مسلم لیگ کے نزدیک وہ بڑے پکے مسلمان ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ مگر کسی کے نزدیک مسلمان ہونا تو کوئی چیز نہیں انکی شرکت کیلئے انکو نمائندہ بنانے کیلئے انکا واقعی میں مسلمان ہونا ضروری ہے اور واقعی میں وہ اسلام سے کوسوں دور تو پھر وہ مسلمانوں کے نمائندے کسی طرح ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا باوجود اس عنصر کے مسلم لیگ کی شرکت بحکم قرآن ناجائز و حرام ہے۔ مسلمانوں! آنکھیں کھولو آگاہ ہو جاؤ اپنے دین و مذہب کو سنبھال لو۔ حکومت سے مذہبی حقوق کا مطالبہ چہ معنٰی دارد یہ غدار لیڈروں کی چالبازی ہے۔ مسلمان اپنے فرائض مذہبی میں آزاد تھے حکومت کو مداخلت فی الدین کا قطعاً حق نہ تھا یہ غدار لیڈر اس بہانے سے مذہبی آزادی کو مسلمانوں سے چھیننا چاہتے ہیں مذہب اسلام اور احکام دین پر حکومت کرنا چاہتے ہیں مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کا مذہب لیڈروں کی رائے کے تابع ہو جائے جو لیڈر حکم دیا کریں وہی مسلمان کیا کریں اسکے سوا کچھ نہ کر سکیں یہ لیڈران خلاف مذہب اسلام جو چاہیں حکم نافذ کریں مسلمانوں پر اس کی پابندی عائد ہو بزور حکومت ان سے منوائیں ابھی ابھی ان لیڈروں نے خلع بل پاس کرا لیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ شوہر دو برس سے بے خبر ہو جائے یا اس کو دو برس کی جیل ہو جائے یا زوجین میں کشیدگی ہو وغیرہ وغیرہ ان صورتوں میں عورت حکومت سے اجازت لیکر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ لیڈران مسلمانوں کو یہ مذہبی حقوق دلاتے ہیں یا آزادی حاصل کراتے ہیں مسلمانوں کیا یہ دین سے آزادی اسلام سے بیقیدی نہیں ہے؟ کہو ہے اور ضرور ہے اور یہی ان لیڈروں کا منشاء ہے ان عیاروں چالبازوں کا ظاہر قول بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اسی پر بھولے بھالے مسلمان پھنستے ہیں۔ مسلم لیگ کے

مقاصد میں سے ایک مقصد مسلمانوں میں اتحاد واتفاق قائم کرنا ہے یعنی قادیانی رافضی، نیچری، سنی وغیرہ کی جو تفرقہ ہے وہ اُڑادیا جائے کوئی کتنے ہی ضروریات دین کا منکر ہو خداو رسول کی شان میں گستاخی کرے اس سے متحد ہو جاؤ ہر ایک فرقہ سے رشتہ اخوت ایمانی قائم کرو یہ تو وہی ندوہ ہے جس فتنہ کا علماء اہلسنت نے بڑے زور سے رد بلیغ کیا اسکے کفریات ظاہر کر کے مسلمانوں کو باخبر کیا آج بھی بحمد اللہ تعالیٰ علماء حقانی مسلم لیگ کے فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرما رہے ہیں تقریراً تحریراً رد کر رہے ہیں حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا مولوی محمد حشمت علی خاں صاحب لکھنوی مدظلہ کا نہایت مبسوط و مدلل فتویٰ مسمیٰ احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ شائع ہوا ہے۔ حضرت مولانا مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ کا نہایت مدلل فتویٰ مسمیٰ مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری شائع ہوا ہے۔ حضرت مولانا ابوالنصر شاہ سراج الهدیٰ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار گیوال بگھا شہر گیا، کا نہایت بہترین و مدلل فتویٰ مسمیٰ سراج هدایت علیٰ وجہ النہایت شائع ہوا۔ مسلمانان اہلسنت ان فتووں کا مطالعہ کریں۔ احکام الٰہی پر عمل کریں۔ ٹھوکریں کھانے، پریشان ہونے، تجربہ کرنے کی مسلمان کو ضرورت نہیں۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے اللہ ورسول کے حکم پر سر جھکائے، اس کے مقابلہ میں سلطنت پر بھی لات مار دے۔ بادشاہت بھی ملے تو ٹھکرا دے۔ کسی دنیوی لالچ میں نہ آئے۔ پیارے سنی بھائیو! اللہ عزوجل تمہاری اعانت و مدد فرمائے۔ تمہیں دشمنوں کے شر و فساد سے بچائے ہر حال میں تمہاری حمایت و حفاظت فرمائے۔ تم آپس میں متفق و متحد رہو۔ اپنی طاقت پیدا کرو۔ اپنی قوت بڑھاؤ۔ مذہب حق، سراط مستقیم کے پابند رہو۔ علمائے اہلسنت جو احکام الٰہی فرمان مصطفوی بیان فرمائیں ان پر عمل کرو۔ دنیا کے فتنے اٹھتے رہتے ہیں ان سے نہ ڈرو نہ دبو نہ

گھبراؤ۔ اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھو۔ و کفی باللہ و کیلا۔ بفضلہ تعالیٰ اسی سے لیگ کے متعلق تمام سوالات حل ہو گئے مگر مزید تسہیل کے لئے نمبروار جوابات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مسلم لیگ مسلم نما غداروں کی ایک مخلوط جماعت ہے جس میں بعض مرتدین بھی برابر کے شریک ہیں لہٰذا اہلسنت کو لیگ کی شرکت اور ایسے غداروں کو پیشوا بنانا ہرگز درست نہیں۔

۲۔ لیگ کی کسی قسم کی حمایت واعانت اس کا ممبر بننا اس میں چندہ دینا وغیرہ جائز نہیں۔

۳۔ لیگی لیڈران کے اقوال واحوال سے انکی گمراہی یقیناً ثابت ہے۔

۴۔ ہنود کو برسر پیکار ہونے کی طاقت انہی غدار لیڈروں اور بددین مرتدوں سے پہنچی ہے۔ ان سے ملنے کا انجام ہنود کو قوت پہنچانا اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

۵۔ شریعت مطہرہ کے خلاف مصلحت وقت سمجھنا شیطانی فریب ہے۔ شریعت مطہرہ عین مصلحت ہے۔ اللہ ورسول سے زیادہ ہماری مصلحت کوئی نہیں جان سکتا۔

۶۔ کسی بددین کو خواہ وہ مسٹر جناح ہو اپنا پیشوا ماننے والا اسکی حمایت کرنے والا بددین و گمراہ ہے۔

۷۔ زید کا خیال فاسد اور قول باطل ہے۔ بکر کا قول حق اور قابل عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم

کتبہ

عبد العزیز

صدر مدرس مدرسہ اہلسنت مصباح العلوم

مبارک پور ضلع اعظم گڑھ یوپی

ہماری مطبوعات



رضائے خواجہ پبلکیشن

مسجد بڑی ہتائی، امام باڑہ روڈ، سرکار اعظم اجمیر شریف Mobile 09414355399

email : iamaghribi@gmail.com